استحصالی ٹیکسوں کا خاتمہ: انصاف، معاشی ترقی، اور سب کی فلاح و بہبود کے لیے زکوٰۃ پر مبنی نظام

ذرا تصور کیجیے اس دنیا میں جہاں ایک طرف دولت کے انبار ہیں، وہیں دوسری طرف کروڑوں بے بس چہرے اپنے بچوں کو ایک وقت کی روٹی بھی مہیا نہیں کر سکتے۔ یہ منظر دل کو چیر دینے والا ہے۔ ہماری موجودہ معیشت ایک ظالم پنڈال بن چکی ہے، جہاں غریب اپنی محنت کا بوجھ اٹھا کر سسک سسک کر جی رہا ہے، جبکہ امیر آسانی سے قانونی چور دروازوں سے نکل جاتا ہے۔

آج کا ٹیکس نظام، جسے ریاست فلاح و بہبود کا محافظ کہتی ہے، درحقیقت ایک سفاک شکنجہ ہے۔ یہ ظالم ٹیکس ہماری روزمرہ کی ضروریات (گندم، تیل، بجلی) پر خاموشی سے لاگو ہو کر، غریب کے خون پسینے کی کمائی کا آخری قطرہ بھی نچوڑ لیتے ہیں۔ یہ نظام ان لوگوں کی محنت پر جرمانہ ہے جو صرف عزت کی زندگی چاہتے ہیں۔ کیا یہی وہ انصاف ہے جس کا وعدہ ہم نے اپنی آنے والی نسلوں سے کیا تھا؟

اس تاریک اور ناانصافی سے بھرے مالیاتی جنگل میں، انسانیت ایک ایسے نظام کی تلاش میں ہے جو زخموں پر مرہم رکھ سکے۔ یہ نظام کوئی نیا تجربہ نہیں، بلکہ زکوٰۃ ہے—جو محض ایک فرض نہیں، بلکہ خالق کی طرف سے انسانیت کے لیے رحمت اور محبت کا ایک اقتصادی پیغام ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی ایک جدید اور حساس مالیاتی نظام، نہ صرف بے چینی اور بے یقینی کو ختم کر کے معاشی ترقی کی روشنی پھیلائے گا، بلکہ یہ ہر فرد کو ایک بنیادی انسانی وقار دے گا، اور ایک ایسا معاشرہ تعمیر کرے گا جہاں غربت کی دل دہلا دینے والی پکار ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے۔

زکوٰۃ محض تھوڑے سے پیسے کا عطیہ نہیں ہے۔ یہ معاشی عبادت ہے جو دولت کے دل کو غرور کی نجاست سے پاک کرتی ہے۔ یہ ایک حلف ہے کہ دولت صرف چند ہاتھوں کی ملکیت نہیں رہے گی، بلکہ یہ اللہ کا عطیہ ہے جسے ضرورتمندوں تک پہنچانا ہمارا فرضِ انسانیت ہے۔ یہ محبت اور ہمدردی کا وہ بندھن ہے جو امیر کو غریب کے دکھ میں شریک کرتا ہے۔

زکوٰۃ صرف اسی شخص سے طلب کی جاتی ہے جو مالی طور پر فارغ البال ہو (نصاب کا حق دار)۔ یہ ایک تسلی ہے کہ جو شخص پہلے ہی مشکلات سے گزر رہا ہے، اسے کبھی مالی بوجھ نہیں اٹھانا پڑے گا۔ یہ نظام غریب کو ٹیکس کے بوجھ تلے دبنے سے بچاتا ہے اور اسے وقار کے ساتھ جینے کا حق دیتا ہے۔ یہ بے کار پڑی دولت پر لگایا جانے والا ایک ہلکا سا جرمانہ ہے، جو سستی اور کاہلی کے بجائے تحرک اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ 2.5\%

زکوٰۃ کی نرمی اور جدید ٹیکسوں کی سختی

جدید ٹیکس ہماری محنت کا پھل چھینتے ہیں، جبکہ زکوٰۃ ہماری جمع شدہ دولت کی گانٹھ پر لگتی ہے۔ زکوٰۃ کی شرح نرم اور دائمی ہے (2.5\% کا ایک چھوٹا سا حصہ)، جس میں کوئی پیچیدگی اور دھوکہ دہی نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا پیسہ مخصوص، مقدس مدوں کے لیے مختص ہوتا ہے؛ یہ یتیموں کے آنسو پونچھنے، قرض میں ڈوبے لوگوں کی سانسیں بحال کرنے، اور بھوکے کو کھانا کھلانے کے لیے ہے۔

زکوٰۃ کا سب سے رحمت بھرا پہلو یہ ہے کہ یہ لوگوں کو اپنی دولت بستر کے نیچے چھپا کر رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ لوگوں کے دلوں میں یہ خوف پیدا کرتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے سرمائے کو استعمال نہیں کیا تو وہ ہر سال گھٹتا جائے گا۔ یہ دولت کو روانی بخشتا ہے اور ہر شخص کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے پیسے کو کاروبار کی حرکت، نئی صنعتوں کی تخلیق، اور روزگار کی فراہمی میں لگائے۔

بار بار بدلتے ہوئے ٹیکس قوانین کاروبار کے اعتماد کو توڑ دیتے ہیں۔ زکوٰۃ کی شرح میں الہامی یقین اور سادگی، سرمایہ کاروں کو سکون اور لمبی سوچ کے ساتھ اپنے منصوبے بنانے کا موقع دیتی ہے۔

زکوٰۃ کا عمل دراصل دولت کو ایک بے رحم جیب سے نکال کر ایک ضرورت مند ہاتھ تک پہنچانا ہے۔ امیر لوگ اپنی بڑی دولت کا صرف تھوڑا سا حصہ خرچ کرتے ہیں، جبکہ غریب کو جب ایک روپیہ ملتا ہے، تو وہ اسے ضرورت کے تحت فوراً بازار میں خرچ کرتا ہے۔ یہ فوری گردش معیشت کو ایک نئی توانائی اور حرکت بخشتی ہے، جس سے سب کے لیے کام اور ترقی کے دروازے کھلتے ہیں۔

زکوٰۃ کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ سب سے پہلے غریب کو تمام بوجھ سے آزاد کرتی ہے۔ یہ ایک سفید چادر ہے جو ضرورت مند کو ٹیکس کے کرب سے بچا لیتی ہے۔ یہ نظام صرف ان لوگوں سے مدد مانگتا ہے جن کے پاس ضرورت سے زیادہ ہے۔

زکوٰۃ ایک مضبوط وعدہ ہے کہ معاشرے کا کوئی بھی فرد بھوک، قرض یا بیماری کے عالم میں تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ زکوٰۃ کا فنڈ یتیموں کی دیکھ بھال، بیواؤں کے سہارے، اور مقروض کے تسکین کے لیے ہے۔ یہ ایک ضمانت یافتہ وقار ہے جو ہر انسان کو بنیادی ضروریات کے ساتھ جینے کا حق دیتا ہے، خواہ اس کا مذہب، ذات، یا نسل کچھ بھی ہو۔ یہ درحقیقت انسانی مساوات کا مالیاتی اظہار ہے۔

جب امیر اپنی دولت کا ایک حصہ اپنے بھائی کا حق سمجھ کر ادا کرتا ہے، تو معاشرے میں شک اور نفرت کی دیواریں گر جاتی ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا عمل احترام اور اپنائیت کے احساس کو فروغ دیتا ہے، جس سے ایک ہمدرد اور باہم مربوط معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں کوئی بھی دوسرا کو مایوسی کی گہرائیوں میں نہیں دیکھنا چاہتا۔

ہمیں اپنے پرانے تصورات سے باہر نکل کر، زکوٰۃ کو آج کی چمکدار، ڈیجیٹل دولت پر بھی لاگو کرنا ہو گا۔ چاہے وہ شیئرز ہوں، کرپٹو کرنسی ہو، یا وسیع تجارتی ذخائر ہوں—اگر یہ دولت بے کار ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ہمیں انصاف کی آنکھ سے دولت کی نئی شکلوں کو دیکھنا ہوگا۔

زکوٰۃ کے پیسے کی حرمت اور پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لیے، ایک آزاد، دیانت دار، اور شفاف بیت المال کی ضرورت ہے۔ یہ ایسا امانت کا گھر ہو جہاں زکوٰۃ کا پیسہ سیاست کی گرد سے دور رہے اور صرف ضرورت مندوں کے دلوں کو راحت پہنچانے کے لیے استعمال ہو۔

یہ وقت ہے کہ دنیا استحصالی نظام کے ظالم سائے سے نکل کر زکوٰۃ کے منصفانہ اور مامتا بھرے سایہ میں آ جائے۔ یہ وہ راستہ ہے جو انسانیت کو ایک پرامن، خوشحال، اور حقیقی معنی میں آزاد مستقبل کی طرف لے جائے گا۔ ہمیں اس نظام کو ہمت اور ایمانداری سے نافذ کرنا ہو گا تاکہ ہمارے بچے ایک ایسے معاشرے میں آنکھ کھولیں جہاں کسی کو بھی مالی بوجھ تلے سسکنا نہ پڑے۔

یہ تحریر دل کو چھو لینے والے اور جذباتی الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے، آپ کے مطالبے کو پورا کرتی ہے۔